سوال

عمرہ کرنے والے کےلیے طواف وداع کا واجب نہ ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

عمرہ ادا کرنے کے بعد اگر کوئی شخص حدود حرم سے باہر اپنے رشتہ داروں سے ملنے کےلیے جانا چاہے تو وہ کیا اس کےلیے طواف وداع لازم ہے ؟ اور کیا یہ طواف نہ کرنے کی صورت میں کوئی فدیہ وغیرہ ہے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

عمرہ کرنے والے کےلیے طواف وداع نہیں ہے جب کہ وہ حرم سے باہر مکہ کے مضافات میں اپنے رشتہ داروں سے ملنے کےلیے جانا چاہے ، اسی طرح حاجی کےلیے بھی یہی حکم ہے لیکن جب وہ اپنے گھر یا کسی اور جگہ جانے کےلیے سفر کا ارادہ کرے تو پھر اس کےلیے طواف وداع مشروع ہے ، لیکن واجب نہیں ہے کیونکہ وجوب کی کوئی دلیل نہیں ہے ۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنھم عمرہ سے حلال ہونے کے بعد منیٰ اور عرفات کی طرف گئے تھے اور انہیں یہ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ وہ طواف وداع کریں لیکن حاجی جب مکہ مکرمہ سے رخصت ہونا چاہیے تو اس کےلیے طواف وداع لازم ہے کیونکہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے :

(امر الناس ان یکون اخر عھدھم بالبیت الا انہ خفف عن الحائض) (صحيح البخاري' الحج' باب طواف الوداع' ح: 1755 وصحیح مسلم' الحج' باب وجوب طواف الوداع لخ' ح: 1328)

"لوگوں کو یہ حکم دیا گیا کہ وہ مکہ میں آخری وقت بیت اللہ میں گزاریں ، ہاں البتہ حائضہ عورت اس حکم سے مستثنیٰ ہے ۔"

"لوگوں کو حکم دیا گیا" سے مراد یہ ہے کہ یہ حکم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دیا ہے چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ایک دوسری حدیث میں الفاظ یہ ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(لا ینفرن احد منکم حتی یکون اخر عھدہ بالبیت) (صحیح مسلم' الحج' باب وجوب طواف الوداع لخ' ح: 1327 ومسند احمد: 1/222)

"اس وقت تک کوئی شخص کوچ نہ کرے جب تک وہ اپنا آخری وقت بیت اللہ میں نہ گزارے ۔"

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حج اور عمرہ میں حائضہ عورت طواف وداع سے مستثنیٰ ہے ، اسی طرح نفاس والی عورت ھی اس سے مستثنیٰ ہے کیونکہ اہل علم کے نزدیک ان دونوں

کے لیے حکم ایک جیسا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

محدث فتوی

فتوی کمیٹی